REGDL 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ - عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

۱۹۱

سہ روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم پنجشنبہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپیہ
ششماہی	۱۱ 〃
سہ ماہی	۶ 〃
ماہوار	۲½ 〃
فی پرچہ	۱؍

جلد ۲ | ۳۰ تبوک ۱۳۲۷ ہش | ۲۵ ذیقعد ۱۳۶۷ء | ۳۰ ستمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۲۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۹ ماہ تبوک سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو سر درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کمر اور سر میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

جب تک کشمیر کا مسئلہ حل نہ ہو۔ ہند و پاکستان میں دوستی قائم نہیں ہو سکتی

(وزیر اعظم پاکستان کی تقریر)

راولپنڈی ۲۹ ستمبر وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی نے آج وکٹوریہ گراؤنڈ میں اپنی تقریر میں کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ پاکستان کشمیر کی قسمت کا منصفانہ حل چاہتا ہے۔ اور عوام کی خواہش کے مطابق غیر جانبدارانہ استصواب کروانا چاہتا ہے۔ پہلے تو ہندوستان بھی استصواب کے لئے آمادہ تھا۔ لیکن نہ معلوم اب وہ کیوں گریز کرتا ہے۔ آپ نے کہا ان دنوں ہندوستان کے وزیر اعظم پاکستان سے دوستی پر بہت زور دے رہے ہیں۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ جب تک کشمیر کا مسئلہ انصاف کیسا تھ حل نہ ہو، یہ دوستی قائم نہیں ہو سکتی۔

کراچی میں بڑے ٹرانسمیٹر کے نصب کرنے کی تیاریاں

کراچی ۲۹ ستمبر وزیر نشریات خواجہ شہاب الدین نے کراچی سے ۱۸ میل دور آج اس جگہ کا معائنہ کیا جہاں بڑی طاقت کے ٹرانسمیٹر نصب کئے جا رہے ہیں۔ ٹرانسمیٹر لگنے کے بعد پاکستان کی خبروں کا مرکز کراچی بن جائیگا۔ غیر ممالک کے لئے بھی یہاں سے ہی پروگرام نشر ہوا کریگا۔

قضیہ فلسطین سیاسی کونسل میں

پیرس ۲۹ ستمبر آج اقوام متحدہ کی سیاسی کونسل اپنا اجلاس شروع کر رہی ہے۔ اس کے ایجنڈے میں جو مسائل ہیں ان میں ایک اہم ترین مسئلہ فلسطین کا ہے۔ اور دوسرے حکومت ہند کی وہ شکایت ہے جو جنوبی افریقہ میں بسنے والے ہندوستانیوں پر مظالم توڑنے کے متعلق ہے۔

وزیر اعظم پاکستان راولپنڈی میں

راولپنڈی ۲۹ ستمبر۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں آج صبح ۹ بجے راولپنڈی وارد ہوئے۔ آپ کے ہمراہ بیگم لیاقت علی اور پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی بھی تھے۔ فضائی مستقر پر پاکستان کے کمانڈر انچیف سر ڈگلس گریسی۔ ساتویں ڈویژن کے کمانڈر حکومت پاکستان اور آزاد کشمیر حکومت کے افسران اعلیٰ کے علاوہ زعماء شہر نے بھی آپ کا گرم جوشی سے استقبال کیا۔ فرنٹیئر فورس رائفلز کے ایک دستہ نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ وزیر اعظم کل صبح ۹½ بجے سول فوجی افسران کو خطاب کریں گے۔

پاکستان عنقریب شاندار صنعتی ترقی کر جائے گا

کراچی ۲۹ ستمبر حکومت پاکستان کے وزیر صنعت و تجارت مسٹر فضل الرحمٰن نے آج ایک صحافتی کانفرنس میں بیان کیا کہ حکومت پاکستان پانچ سات سال کے عرصہ میں صنعتی لحاظ سے کافی ترقی کر جائیگا۔ آپ نے کہا کہ پاکستان کی صنعتوں کو قومی بنانے کی بہ نسبت حکومت باقاعدگی کے ساتھ ترقی کی شاہراہ پر چلانے کی طرف زیادہ توجہ دے رہی ہے۔

حکومت اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ صنعت کو فروغ دینے کے لئے بیرونی صناعوں کو بھی کارخانے کھولنے کی اجازت دی جائے۔ آپ نے کہا پاکستان آزاد ہو چکا ہے اور اس بات کا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ غیر ملکی سرمایہ دار یہاں کسی قسم کا سیاسی اثر ڈال سکیں گے۔ سردست حکومت ریل، تار، ٹیلیفون، اسلحہ سازی اور بجلی کی صنعتوں کو اپنے ہاتھ میں لے رہی ہے۔ اور باقی کاموں کو نجی اداروں کے لئے چھوڑ دیا ہے۔

اسلامی ملکوں میں اتحاد کی کوشش

کراچی ۲۹ ستمبر مسلم ورلڈ ایسوسی ایشن کا ایک وفد کراچی سے روانہ ہو کر مکہ معظمہ پہنچ گیا ہے۔ یہ وفد حج پر آنیوالے مختلف ممالک کے مسلمانوں کو پاکستان کے حالات سے مطلع کریگا۔ اور تمام اسلامی ممالک سے بیرونی خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے متحدہ محاذ قائم کرنے کی اپیل کریگا۔

امن کی تباہی

پیرس ۲۹ ستمبر آج جنرل اسمبلی کا آخری اجلاس ہوا جس میں یوگوسلاویہ کے نمائندہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اتحادی اقوام بین الاقوامی امن کے قیام کی جو کوشش کر رہی ہے مغربی طاقتیں اپنی جنگی سرگرمیوں کی وجہ سے اسے ناکام بنا رہی ہیں۔ مارشل پلان پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ یہ تجاویز جان بوجھ کر مشرقی یورپ کی ہلاکت کے لئے سوچی گئی ہیں۔ مشرقی یورپ کسی صورت میں بھی ان کو قبول نہیں کر سکے گا۔

برطانیہ کے جیلوں میں اصلاحات

لنڈن ۲۹ ستمبر۔ برطانیہ میں سزائے قید کو جدید ترین نفسیاتی خیالات کے ماتحت لایا جا رہا ہے۔ اسی ضمن میں بکنگھم کے ایک زنانہ جیل میں تجربہ کیا جا رہا ہے۔ جیل کے حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ سزائے قید کے دوران عورتوں کو یہ موقعہ دیا جائیگا کہ وہ اپنی زندگی کو معمول پر لے آئیں۔ سٹار کلاس کی قیدی عورتوں کو یہ اجازت ہوگی کہ وہ دن کے وقت کسی فیکٹری یا کسی کے گھر میں کام کاج کریں بشرطیکہ وہ شام کو جیل میں آکر حاضری دیں۔ شادی شدہ عورتوں کو اس امر کی اجازت ہوگی۔ کہ وہ جیل سے باہر اپنے خاوندوں سے ملاقات کر سکیں۔ غیر شادی شدہ عورتوں کو بھی اجازت ہوگی کہ وہ جیل سے باہر جا کر سہیلیوں اور واقف کاروں سے ملاقات کر سکیں۔ (ب۔ ا۔ س)

کشمیر کی جنگ

تراڑکھل ۲۹ ستمبر۔ آزاد کشمیر حکومت کی وزارت دفاع کا امروزہ اعلان مظہر ہے کہ آج کسی مورچہ پر کوئی قابل ذکر واقعہ نہیں ہوا۔ زد جیلا اور کامری پر ہندوستانی فوجوں نے بم برسانے کی کوشش کی۔ مگر ہمارے دستوں نے اسے ناکام کر دیا۔ اوڑی کے محاذ پر بھی معمولی سی جھڑپ ہوئی۔ اور دشمن جانی نقصان اٹھا کر پسپا ہو گیا۔ اسی طرح ٹیٹوال کے محاذ پر بھی معمولی تصادم ہوا۔

حیدرآباد سے ہندوستانی افواج کو واپس بلا لیا جائے

پیرس ۲۹ ستمبر۔ ارجنٹائن نے سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ہندوستان کو ہدایت دے کہ وہ حیدرآباد سے اپنی فوجوں کو واپس بلا لے۔ اور [illegible]ت کی آزادی کو بحال کر دے۔

سرحد وزارت اور پیر صاحب مانکی شریف کے اختلافات رفع ہو گئے

پشاور ۲۹ ستمبر وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے کل شام پیر صاحب مانکی شریف سے ملاقات کی۔ جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ معلوم ہوا ہے پیر صاحب مانکی شریف اور سرحد وزارت کے درمیان جو اختلاف پایا جاتا تھا وہ وزیر اعظم کی حالیہ اپیل کی وجہ سے جس میں آپ نے موجودہ نازک دور میں تمام اندرونی اختلافات فراموش کر کے متحدہ محاذ قائم کرنے کی درخواست کی تھی۔ رفع ہو گیا ہے۔ اور فریقین نے عہد کیا ہے کہ وہ سردست اپنے تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر پاکستان کی خدمت کے لئے ہر ممکن تعاون کریں گے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر سکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا

سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا

احمدی بچوں کے لئے نیک نمونہ

(از مکرم عبدالحق صاحب شاکر واقف زندگی دفتر وکیل المال)

خدا تعالےٰ کے انبیاء اور خلفاء باقی انسانوں کے لئے ایک نمونہ ہوتے ہیں۔ جس پر عمل پیرا ہو کر وہ ہدایت پا سکتے ہیں۔ ہم احمدیوں پر خدا تعالےٰ نے یہ سنہری موقعہ عطا فرمایا کہ اس کا برگزیدہ موعود خلیفہ ہم میں موجود ہے۔ جس کے پاک نمونہ پر ہم چلیں تو ہدایت کی راہیں ہم پر آسان ہو سکتی ہیں۔

یہاں میں حضرت اقدس مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی ایک عبارت پیش کرتا ہوں تا ہماری جماعت کے بچے اس سے سبق حاصل کریں اور حضور کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدا تعالےٰ کی رضا کو حاصل کریں۔ فرمایا:- "جب میں گیارہ سال کا ہوا اور ۱۹۰۰ء نے دنیا میں قدم رکھا میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ میں خدا تعالےٰ پر کیوں ایمان لاتا ہوں۔ اس کے وجود کا کیا ثبوت ہے۔ میں دیر تک رات کے وقت اس مسئلہ پر سوچتا رہا آخر دس گیارہ بجے میرے دل نے فیصلہ کیا کہ ہاں ایک خدا ہے وہ گھڑی میرے لئے کیسی خوشی کی گھڑی تھی۔ جس طرح ایک بچہ کو اس کی ماں مل جائے تو اسے خوشی ہوتی ہے اسی طرح مجھے خوشی تھی کہ میرا پیدا کرنے والا مجھے مل گیا۔ سماعی ایمان علمی ایمان سے تبدیل ہو گیا۔ میں اپنے جامہ میں پھولا نہیں سماتا تھا۔ میں نے اسی وقت سے دعا کی اور ایک عرصہ تک کرتا رہا کہ خدایا مجھے تیری ذات کے متعلق کبھی شک نہ ہو۔ اس وقت میں گیارہ سال کا تھا۔ آج (۱۹۲۷ء) میں پینتیس سال کا ہوں مگر آج بھی ....

اس دعا کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں میں آج بھی یہی کہتا ہوں خدایا تیری ذات کے متعلق مجھے کبھی شک پیدا نہ ہو۔ ہاں اس وقت میں بچہ تھا۔ اب مجھے زائد تجربہ ہے۔ اب میں اس میں اس قدر زیادتی کرتا ہوں کہ خدایا مجھے تیری ذات کے متعلق حق الیقین پیدا ہو۔

جب میرے دل میں خیالات کی وہ موجیں پیدا ہونی شروع ہوئیں جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے تو ایک دن ضحیٰ کے وقت یا اشراق کے وقت میں نے وضو کیا اور وہ جبہ اس وجہ سے نہیں کہ خوبصورت ہے بلکہ اس وجہ سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے اور متبرک ہے یہ پہلا احساس میرے دل میں خدا تعالےٰ کے فرستادہ کے مقدس ہونے کا تھا پہن لیا۔

تب میں نے اس کوٹھڑی کا جس میں میں رہتا تھا دروازہ بند کر لیا اور میں اس میں خوب رویا۔ خوب رویا۔ خوب رویا اور اقرار کیا کہ اب نماز کبھی نہیں چھوڑونگا اس گیارہ سال کی عمر میں کیسا عزم تھا اس اقرار کے بعد میں نے کبھی نماز نہیں چھوڑی گو اس نماز کے بعد کئی سال بچپن کے زمانہ کے ابھی باقی تھے۔ میرا وہ عزم میرے آج کے ارادوں کو شرماتا ہے۔"

(الحکم ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء)

ضروری اعلان برائے اطلاع جماعتہائے احمدیہ

مورخہ ۴ اکتوبر ۱۹۴۸ء بروز سوموار صیغہ امانت اور دفتر محاسب معہ عملہ و متعلقہ ریکارڈ چنیوٹ منتقل ہو رہے ہیں اور ۶ اکتوبر ۱۹۴۸ء سے چندوں کی وصولی اور صیغہ امانت کے لین دین کا انتظام انشاء اللہ تعالےٰ چنیوٹ میں شروع ہو جائے گا۔

احباب جماعت نوٹ فرمالیں کہ یکم اکتوبر سے ۳ اکتوبر تک لاہور میں دفتر محاسب اور امانت کا روپیہ محاسب صدر انجمن احمدیہ معرفت پوسٹماسٹر صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ کے پتہ پر ارسال فرما دیں اور اسی طرح اپنی امانت میں سے روپیہ نکلوانے کے لئے آرڈر اور تمام ڈاک متعلقہ چندہ جات و امانت وغیرہ لاہور کی بجائے مذکورہ بالا پتہ پر بھیجا کریں۔

یورپ میں مبلغین احمدیت کی جدوجہد کے خوشکن نتائج

مسٹر بشیر احمد آرچرڈ کے حالات سفر

برادرم مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ ہمارے انگریز احمدی ہیں۔ آپ انگلستان کے پہلے احمدی ہیں جنہوں نے اپنی زندگی سلسلہ کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ آپ اخلاص اور بہت سے تبلیغ احمدیت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے مخلص اور جوشیلے احمدی ہیں نمازوں کی باقاعدگی کا پورا اہتمام کرتے ہیں۔ اور نماز تہجد ادا کرنے میں خاص فرحت محسوس کرتے ہیں۔ ان کا دس روزہ قیام ہمارے لئے خوشی کا باعث رہا۔ آج انہوں نے اپنا مضمون ارسال کیا ہے۔ جس میں اپنے تاثرات کو بیان کیا ہے ان کے مضمون کا ترجمہ ناظرین "الفضل" کے لئے درج ذیل ہے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص اور ایمان میں مزید برکت دے۔

"میں ابھی اپنے پندرہ روزہ سفر سے واپس آیا ہوں۔ اس سفر میں مجھے اپنے فرانس۔ سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ کے مشنوں کو دیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان مشنوں کو کامیابی سے کام کرتے ہوئے دیکھ کر مجھے ازحد خوشی اور مسرت حاصل ہوئی۔ میں لنڈن سے ۳ ستمبر کو روانہ ہوا۔ اور اسی شام پیرس پہنچا۔ میں پیرس چند گھنٹے ٹھہرا۔ اور رات کو زیورک (سوئٹزرلینڈ) کیلئے روانہ ہو گیا جہاں کہ ہمارا مشن قائم ہے پیرس ریلوے سٹیشن پر برادرم ملک عطاء الرحمان صاحب موجود تھے۔ برادرم ملک صاحب مجھے اپنے ہمراہ اپنی جائے رہائش پر لے گئے آپ کے پاس صرف دو چھوٹے کمرے ہیں دوران گفتگو میں میں نے ان کے کام کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ آپ اپنے وقت کا ایک منٹ بھی ضائع نہیں کرتے اور نماز فجر سے لے کر رات دیر تک اپنے کام میں مصروف رہتے ہیں۔ آپ نے فرانسیسی زبان پر اچھا عبور حاصل کر لیا ہے اور ابھی تک زبان کو سیکھنے اور مہارت پیدا کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ فرانسیسی زبان میں لٹریچر شائع کر سکیں۔ ان کے کھانا پکانے کے انتظامات بہت سادہ ہیں۔ اور خوراک بھی بالکل سادہ ہے۔ مجھے پورا وثوق ہے کہ ان کی مخلصانہ کوششیں ایک روز ضرور رنگ لائینگی۔

دوسرے روز صبح میں زیورک پہنچا جہاں کہ برادرم شیخ ناصر احمد صاحب اکیلے کام کر رہے ہیں۔ جب میں نے دو سال قبل زیورک مشن کو دیکھا تھا تو اس وقت برادرم شیخ صاحب کے ساتھ برادرم چوہدری عبداللطیف صاحب اور برادرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر کام کر رہے تھے لیکن موخر الذکر دونو احباب بعد ازاں ہالینڈ منتقل کر دئے گئے۔ اب شیخ صاحب کی جائے رہائش شہر کے وسطی حصہ میں ہے۔ اب ان کے پاس اچھا وسیع اور آراستہ کمرہ ہے جس میں ایک جاذب نظر اور بھاری میز دفتری امور کو سرانجام دینے کے لئے مہیا کی گئی ہوئی ہے۔ برادرم شیخ صاحب بھی اپنا کھانا خود تیار کرتے ہیں اور اپنی مالکہ مکان کے باورچی خانہ کو استعمال کرتے ہیں میرے قیام کے دوران میں برادرم عبداللہ Kohne (کوہنے) اور ان کی بیگم صاحبہ جو کہ ہمارے ہیمبرگ (جرمنی) کے احمدی ہیں زیورک میں مقیم تھے۔ انہوں نے اپنے قیام کے دوران میں برادرم شیخ صاحب کو کھانا پکانے کے کام سے فارغ کر رکھا اور ان کے لئے باقاعدہ کھانا تیار کرتے رہے۔

دونو میاں بیوی بفضلہ تعالےٰ احمدیت سے گہرا لگاؤ رکھتے ہیں۔ اپنے قیام کے دوران میں سوئٹزرلینڈ مشن کے کاموں میں اخلاص اور تندہی سے حصہ لیتے رہے۔ مجھے سوئٹزرلینڈ کے دو احمدیوں سے بھی ملنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ برادرم مبارک احمد صاحب فرائی (Frei) اور محترم محمودہ صاحبہ سلسلہ سے بفضلہ تعالےٰ اچھا اخلاص رکھتے ہیں۔ ہماری اسلامی بہن محمودہ کے خاوند رومن کیتھولک ہیں۔ اور اپنی بیوی سے قبول‌ِ*

* اسلام کی وجہ سے سخت ناراض ہیں۔ ہماری یہ اسلامی بہن بہت ہی دلیر اور ایمان میں پختہ ہیں۔ اور برادرم شیخ صاحب کی کئی امور میں مدد کرتی رہتی ہیں۔ ایک دن برادرم شیخ صاحب نے میٹنگ کے انعقاد کا انتظام کیا۔ پہلے برادرم عبداللہ کوہنے نے جرمن زبان میں تقریر کی۔ بعد ازاں میں نے تقریر کی۔ جس کا برادرم کوہنے نے جرمن میں ساتھ ساتھ ترجمہ کیا۔ میٹنگ بفضلہ تعالےٰ بہت کامیاب رہی۔ (باقی دیکھو صفحہ ۷)

الفضل روزنامہ
۳۰ ستمبر ۱۹۴۸ء

نسلی منافرت

شکاگو امریکہ کے ایک پروفیسر نے نسلی منافرت کا ایک حل پیش کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ سکولوں میں علم الانسان کے متعلق مزید حقائق کی تعلیم دی جائے۔ ان کا خیال ہے۔ کہ نسل اور نسلی امتیاز کے متعلق صحیح حقائق سے مطلع ہونے پر یہ نظریہ خود بخود مٹ جائے گا۔ کہ کوئی نسل اعلےٰ ہے یا ادنیٰ

علم الانسان کی سکولوں میں تعلیم بے شک کسی حد تک طلباء کے دلوں میں انسانی مساوات کا نقش بٹھانے میں ممد و معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ اور اس کے خلاف نہیں ہیں کہ اس علم میں زیادہ سے زیادہ ترقی کی جائے۔ لیکن اس تعلیم کا فائدہ اس صورت میں کبھی نہیں ہو سکتا ہے۔ جس صورت میں آجکل اللہ تعالےٰ سے بالکل بے نیاز ہو کر حقائق عالم کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اگر طلباء کو ساتھ ساتھ اخلاقی تعلیم بھی دی جائے۔ تو ممکن ہے علم الانسان کی ترقی مفید نتائج پیدا کر سکے۔ لیکن نری یہ تعلیم تو ڈر ہے کہ بجائے فائدہ کے نسلی منافرت بڑھانے میں اور بھی خطرناک ثابت ہوگی۔

پروفیسر مذکور کو یاد ہونا چاہیئے کہ جرمنوں نے اپنے تئیں فوق الانسان اسی تعلیم کی وجہ سے قرار دے لیا تھا۔ ان کا یہ خیال تھا کہ جسمانی اعضا کی ساخت کے ارتقا سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ جرمن نسل تمام دوسری نسلوں سے برتر ہے۔ اور باقی تمام نسلیں ارتقا کے اس درجہ پر نہیں پہنچیں جس پر جرمن نسل پہنچ چکی ہے اس لئے حقیقی علاج نسلی منافرت مٹانے کا محض علم الانسان کی تعلیم نہیں۔ بلکہ اصل چیز جس کی ضرورت ہے۔ وہ یہ ہے کہ طلباء کو اخلاقی تعلیم دی جائے۔ اور ان کے ذہنوں میں یہ بات نقش کی جائے۔ کہ تمام انسان اللہ تعالےٰ کے پیدا کردہ ہیں بلحاظ انسانیت کے ان میں کوئی فرق نہیں۔ اگر ایک شخص کسی حبشی کے ہاں پیدا ہوتا ہے اور دوسرا بکنگھم پیلس میں تو گو حالات کی وجہ سے بظاہر ان میں فرق نظر آتا ہے لیکن جو قوے قدرت نے دونوں کو دیئے ہیں ان میں کوئی فرق نہیں۔ اور یہ ظاہری فروق محض نظر کا فریب ہیں۔ ان کی حقیقت کچھ بھی نہیں

اسلام نے مساوات کا جو اصول پیش کیا ہے۔ دنیا میں شاید آج تک ایسا اصول پیش نہیں ہوا۔ اگر ہم اس اصول پر عمل پیرا ہو جائیں تو دنیا سے نسلی امتیازات اور ان کی وجہ سے جو باہم منافرت ہے۔ وہ یکلخت مٹ جائے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ قبیلے تو محض شناخت کے لئے ہیں کہ فلاں شخص فلاں قبیلہ کا ہے۔ تاکہ سننے والے کو اس کا صحیح علم ہو جائے۔ ورنہ انسان اور انسان میں کوئی فرق نہیں۔ ہاں ان میں اگر کوئی فرق ہو سکتا ہے۔ تو وہ تقوےٰ کی کمی و زیادتی کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ جو انسان تقوےٰ میں دوسرے سے فائق ہے وہی فائق ہے۔ دیکھئے اللہ تعالےٰ نے اس حقیقت کو بیان فرما کر کس طرح تمام نسلی امتیازات کا قلع قمع کر دیا ہے۔ تقوےٰ اللہ کسی قوم کا اجارہ نہیں ہو سکتا ہے۔ یہ تو ذاتی اور انفرادی چیز ہے۔ جب انسان اور انسان میں فرق تقوےٰ کی کمی زیادتی کی وجہ سے تسلیم کیا جائے گا تو نسلی منافرت کا نام و نشان نہیں رہ سکتا۔ خواہ کوئی آدمی حبشی کے گھر میں پیدا ہو۔ یا قیصر و کسریٰ کے گھر میں اسلام کے نزدیک محض اس کا ذاتی تقوےٰ ہی اسکو دوسروں سے ممتاز کر سکتا ہے نہ کہ اس کا قیصر و کسریٰ کے خاندان میں پیدا ہونا

اسلام کے مساوات کے اس اصول نے درحقیقت دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا تھا۔ کیا یہ حیرت ناک نہیں ہے۔ کہ وہ عرب سرداروں کے بیٹے جو کبھی اپنی نسلی فوقیت کے گن گاتے نہیں تھکتے تھے۔ ایک حبشی زادہ بلال رضؓ کے سامنے کوئی عزت نہیں رکھتے تھے۔ اور جہاں وہ غلام جب کو قریش طرح طرح کی اذیتیں دیتے تھے بیٹھے ہوتے تھے۔ وہاں کسی بڑے سے بڑے سردار عرب کے بیٹے کو دم مارنے کا حوصلہ نہ ہوتا تھا۔ پھر آپ تاریخ اسلام کا مطالعہ فرمائیں تو آپ کو ہزاروں ایسے بظاہر ادنےٰ خاندانوں کے لوگ نظر آئیں گے۔ جنہوں نے محض تقوےٰ کی وجہ سے وہ بلند مقام حاصل کیا۔ کہ بڑے بڑے سلطان باجبروت بادشاہ بھی ان کے سامنے خم ہو جاتے تھے

الغرض اسلام نے مساوات کا یہ معیار پیش کر کے دنیا پر احسان عظیم کیا ہے۔ اور جب تک دانایان عالم اس اصول کی طرف نہ آئینگے۔ اور اس اصول کے مطابق اقوام عالم کی تربیت نہ ہوگی دنیا سے کبھی نسلی منافرت دور نہیں ہو سکتی۔ محض مادی طور پر علم الانسان میں خواہ انسان کتنی بھی ترقی کر جائے۔ یہ لعنت دنیا سے دور نہیں ہو سکتی۔ آجکل مغربی اقوام اور بعض قدیم اقوام بھی کسی طرح اس مرض میں گرفتار ہیں۔ قدیم اقوام میں سے یہودی اور ہندو اونچ جاتی انسانی مساوات کے راستہ میں سد سکندری بنی ہوئی ہیں۔ اور آج تو تمام سفید قومیں محض رنگ کی بنا پر دوسری اقوام سے ملنا جلنا بھی پسند نہیں کرتیں۔ امریکہ آسٹریلیا جنوبی افریقہ کے سفید فام لوگ رنگدار لوگوں کو انسان ہی نہیں سمجھتے۔ بھلا یہ مرض محض مادی علم سے زائل ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔ اس کا واحد علاج وہی ہے۔ جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ کہ امتیاز صرف تقوےٰ کی بناء پر ہونا چاہیئے۔

ہند کی صلح جوئی

مسز وجے لکشمی پنڈت خواہر پنڈت جواہر لال نہرو نے یو۔ این۔ او میں ایک لمبی چوڑی تقریر فرمائی ہے۔ اور اس میں جس بات پر زور دیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ تمام بڑی بڑی قومیں تو یو۔ این۔ او چارٹر کی خلاف ورزی کر رہی ہیں۔ لیکن ہندوستان چارٹر کی روح پر عمل پیرا ہونے کا عزم صمیم رکھتا ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ ہندوستان دنیا میں امن پسندی اور صلح جوئی کا حامی ہے۔

بے شک مسز وجے لکشمی پنڈت کے دماغ میں تو ہندوستان ایسا ہی ہوگا۔ جیسا کہ انہوں نے بیان فرمایا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ یا تو مسز پنڈت ہند کے ان جارحانہ اقدامات سے ناواقف ہیں۔ جو اس نے آزاد ہوتے ہی صلح جوئی اور امن پسندی کے ثبوت میں کئے ہیں۔ اور یا آپ دنیا کی نظر میں خاک جھونکنا چاہتی ہیں۔

سوال ہے کہ پاکستان کا روپیہ ناجائز طور پر روک لینا اور اس کے حصہ کے فوجی سامان کو بلا وجہ معرض تعویق میں ڈال دینا۔ پھر تقسیم میں ریڈکلف ایوارڈ بالکل غیر منصفانہ طور پر حاصل کرنا۔ ریاست جوناگڑھ پاکستان سے الحاق کر چکی تھی۔ اس پر فوجیں لے کر چڑھ دوڑنا۔ پھر مشرقی پنجاب اور ریاستوں میں جو ہند سے ملحق ہو چکی تھیں مسلمان کا بے دریغ قتل عام۔ کشمیر کے ظالم ڈوگرہ راج کو مسلمانوں پر مسلط رکھنے کے لئے فوجی چڑھائی۔ اور پھر اب یو۔ این۔ او کا ممبر ہوتے ہوئے ریاست حیدرآباد میں قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر فوجیں داخل کرنا کیا یہ سب کچھ صلح جوئی اور امن پسندی کی نشانیاں ہیں۔ بھلا مسز پنڈت ایک تو ایسی مثال بتائیں کہ جب سے ہند آزاد ہوا ہے اس نے اپنی ہمسایہ ممالک سے کوئی صلح جوئی اور امن پسندی کا رویہ اختیار کیا ہو۔

کیا اس نے پاکستان سے بارہا معاہدے کر کے ان کو نہیں توڑا۔ کیا اسی کا نام امن پسندی اور صلح جوئی ہے۔ جو ہند کے نام کو چار چاند لگا رہی ہے بے شک مسز پنڈت اپنی لسانی سے یو۔ این۔ او کی بھری مجلس میں تحسین و آفرین کے تحفے وصول کر سکتی ہیں۔ لیکن ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ تحسین و آفرین اس وجہ سے نہیں ہے۔ کہ آپ نے ہند کا صحیح نقشہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ بلکہ یہ ان کی اس چرب زبانی کی داد ہے۔ جو قدرت نے آپکو ودیعت کی ہے۔ اور یا پھر ان نیک خیالوں اور بلند ارادوں کی داد ہے۔ جو آپ کی زبان پر تو ضرور تیزی سے آموجود ہوتے ہیں۔ لیکن آپ کا ملک اسکی زندہ تردید ہے۔

کاش کہ آپ کا ملک اس سے دسواں حصہ ہی صلح جو اور امن پسند ہوتا۔ جتنا کہ آپ نے یو۔ این۔ او میں اسکو ظاہر کیا ہے۔ تو یقیناً نہ آج کشمیر کا سوال اس قدر پیچیدہ ہوتا۔ اور نہ پاکستان کو اس کے خلاف بدگمانیاں پیدا ہوتیں۔ اور نہ دنیا میں ہند اپنے جارحانہ اقدامات کیلئے اس قدر بدنام ہوتا

ہم آخر میں مسز پنڈت سے عرض کرتے ہیں کہ دنیا اب اتنی اندھی نہیں ہے کہ وہ حقیقت کو نہ دیکھ سکے۔ دنیا سب کچھ دیکھ رہی ہے اور ہند کی روش کا بغور مطالعہ کر رہی ہے۔ آپ کے حسین الفاظ یا نیک خیال یا بلند ارادے حقائق کو بدل نہیں سکتے۔ اور نہ آپ کے ملک کو اس انجام سے بچا سکتے ہیں۔ جو اس راستہ پر چلنے والوں کا ہوتا رہا ہے اور ہوتا ہے گو انسان بھول سکتا ہے لیکن قدرت کا حافظہ اتنا کمزور نہیں ہے۔ وہ اپنے خلاف خلافت ورزیوں کو کبھی فراموش نہیں کرتی۔ کوئی شیریں سے شیریں زبان اسکو فریب نہیں دے سکتی۔ اور وہ اپنا [illegible]

درخواست دُعا

اگرچہ ہندوستان گورنمنٹ کی رپورٹوں اور وہاں کے اخبارات میں یہ پروپیگنڈا بڑے زور شور سے کیا جا رہا ہے۔ کہ حیدرآباد ریاست میں پورے طور پر امن و امان کی بحالی کی کوشش جاری ہے۔ مگر ہر اہل بصیرت پر واضح ہے کہ جو خبریں غیر جانبدار ذرائع سے آتی ہیں۔ ان سے اس بات کی تصدیق ہو رہی ہے۔ کہ اس امن و امان کی بحالی کے شور کے پردے میں دراصل مسلمانان حیدرآباد کی کامل تباہی کا جوش و خروش کار فرما ہے۔ اور ہر قوم پرست اور محب مسلمان پر رضاکار ہونے کا الزام لگا کر اسے ظلم و ستم کا تختۂ مشق بنایا جا رہا ہے۔ ان حالات میں تمام احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ وہ تمام بے گناہ اور محب وطن رضاکاروں اور عام مسلمانوں اور علی الخصوص احباب جماعت احمدیہ دکن اور میرے [illegible] الدین اور سارے خاندان کے افراد کے حق میں دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں ہر شر سے محفوظ رکھے اور انہیں جلد امن کی زندگی نصیب کرے ؛؛ فقط زینب حسن

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کی

مجلس علم و عرفان

پردہ

مرتبہ: منیر احمد دنیس

رتن باغ لاہور ۲۵ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نماز مغرب کے بعد مجلس میں رونق افروز ہوئے۔ آج کی مجلس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دیر تک شیخ بشیر احمد صاحب اور مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر اور بعض دوسرے احباب سے گفتگو فرماتے رہے۔ بسلسلہ گفتگو بعض سرکاری افسروں کے حالات سے شروع ہوا۔ اسی ضمن میں پاکستان میں بے پردگی کا مسئلہ بھی زیر بحث آگیا۔ حضور نے فرمایا آج سے کئی سال قبل ایک دفعہ جب مجھے شملہ جانے کا اتفاق ہوا۔ تو وہاں سوائے چند ایک مستورات کے سب بے پردہ ہی پھرتی تھیں۔ اور کھلے بندوں پھرنے کا رواج عام ہو چکا تھا۔ لیکن اب میری طبیعت پر یہ اثر ہے۔ کہ پاکستان بن جانے کے بعد سے بے پردگی کسی قدر کم ہو گئی ہے۔ اور اکثر خواتین نے گو کلیۃً تو نہیں لیکن پردے کی بعض حدود اپنے اوپر عائد کر لی ہیں۔

شیخ بشیر احمد صاحب نے عرض کی۔ حضور جو لوگ بے پردگی کے حامی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ پردہ عورت کو بزدل بنا دیتا ہے۔ چنانچہ مشرقی پنجاب میں اسی وجہ سے عورتیں بکثرت ماری گئیں یا اغوا کر لی گئیں۔ نیز اگر سب خواتین پردہ شروع کر دیں۔ تو نرسنگ کہاں سے مہیا ہوں۔

حضور نے جواب میں فرمایا یہ غلط ہے کہ مشرقی پنجاب میں عورتیں پردہ کرنے کی وجہ سے ماری گئی ہیں۔ پانچ لاکھ کے قریب مسلمان وہاں مارے گئے ہیں۔ اور اس میں زیادہ تعداد مردوں کی ہے۔ کیا مرد بھی پردہ کرتے تھے۔ کہ وہ زیادہ مارے گئے ہیں۔ بلکہ اصل وجہ یہ تھی۔ کہ وہ لوگ محض بے غیرتی اور بزدلی کی وجہ سے مارے گئے ہیں نہ کہ پردہ کی وجہ سے۔ اگر وہ لڑنے مرنے کے لئے تیار ہو جاتے۔ تو ممکن ہے نقشہ ہی بدلا ہوتا۔ دوسرے نرسنگ کے لئے ضروری نہیں کہ عورتیں ہی ہوں۔ پچھلی جنگ میں مرد بھی کام کرتے رہے ہیں۔ نیز یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ کہ نرس کے لئے بے پردہ ہونا ہی ضروری ہے۔ بلکہ وہ پردہ کی رعایت سے اپنے کام کو کما حقہ انجام دے سکتی ہیں۔ صحابیات کی مثال دیتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ صحابہ کے ساتھ وہ جنگوں میں جایا کرتی تھیں۔ اور پردے کے ساتھ ہی زخمیوں کی مرہم پٹی اور دوسرے فرائض بجا لاتی تھیں۔

استفسار کیا گیا کہ ہندو عورتوں کی نسبت مسلم عورتیں زیادہ اغوا ہوئی ہیں۔ اور بے پردگی کے حامی اس کا باعث پردے کو ہی ٹھہراتے ہیں۔

حضور نے فرمایا یہ غلط ہے ہندو خواتین کے کم اغوا ہونے کی اصل وجہ مسلم قوم کی شرافت ہے۔ اور مسلم خواتین کے زیادہ اغوا کا باعث غیر مسلموں کی بد اخلاقی اور بہیمیت ہے۔

اس کے بعد دو اصحاب حضور کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

تعلیم الاسلام کالج لاہور

"چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے داخل کرائے۔ اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پرواہ نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ کے ساتھ ملتی جائے۔" خاکسار: مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

(الفضل)

مرکز پاکستان کے لئے پیشہ وروں کی ضرورت

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رتن باغ لاہور

جیسا کہ احباب کو معلوم ہو چکا ہے مرکز پاکستان کے لئے جو فی الحال قادیان کا بھی قائم مقام ہوگا اور خود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس میں رہائش اختیار فرمائیں گے چنیوٹ کے پاس ایک وسیع رقبہ حاصل کر لیا گیا ہے۔ اور اس رقبہ میں عنقریب آبادی کا کام شروع ہونے والا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ ارادہ ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو یہ آبادی جلد تر شروع کر دی جائے۔ تاکہ حضور اور حضور کے ساتھ کے رفقاء اور کارکن مرکزی صورت میں ایک جگہ بیٹھ کر سلسلہ کا کام سرانجام دے سکیں۔

اس آبادی کے لئے جس کا ایک نماز اور دعا کے ذریعہ ابتدائی افتتاح بھی ہو چکا ہے۔ مختلف قسم کے پیشہ وروں کی ضرورت ہے۔ اور پیشہ ور ہر دو قسم کے درکار ہیں یعنی وہ بھی جو عمارتی کام سے تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً راج۔ اور ترکھان اور لوہار وغیرہ اور وہ بھی جو ایک آباد شدہ بستی کے لئے درکار ہوتے ہیں۔ یعنی درزی اور دھوبی اور نائی اور قصاب اور موچی وغیرہ۔ پس ایسے جملہ پیشہ ور اصحاب کو چاہیئے کہ فوراً اپنی اپنی درخواستیں سیکرٹری یا صدر تعمیر کمیٹی مرکز پاکستان جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور کے نام بھجوا دیں۔ اور درخواست میں یہ صراحت کر دیں۔ کہ وہ کس پیشہ کا تجربہ رکھتے ہیں۔ اور آیا وہ قادیان میں بھی یہ کام کر چکے ہیں یا نہیں۔ دکان کے لئے کمرہ یا خیمہ واجبی کرایہ پر مہیا کیا جائے گا۔ اور حسب حالات رہائش کے لئے بھی انتظام کیا جائے گا۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ ایک خاص خدمت کا موقعہ ہے۔ جس میں وہ ہم خرما و ہم ثواب کے مستحق ہونگے۔ اور ان کی خدمت تاریخ احمدیت میں یادگار رہے گی۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۷/۹/۴۸

بقیہ صفحہ ۲

اور لوگوں نے مختلف سوالات دریافت کئے۔ دوران میٹنگ میں کچھ احباب تقاریر کے نوٹ لے رہے تھے۔ جو ان کے [illegible] کو ظاہر کرتا ہے۔ برادرم شیخ ناصر احمد صاحب اب جرمن زبان اچھی طرح بول سکتے ہیں۔ اور جرمن زبان میں لٹریچر تیار کرنے کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ کیونکہ جرمن زبان ہی سوئٹزرلینڈ میں زیادہ تر بولی جاتی ہے۔ میں نے پانچ روز زیورک میں قیام کیا۔ اور بعد ازاں ہیگ کے لئے روانہ ہوا جہاں ہمارا ڈچ مشن کام کر رہا ہے۔ برادرم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج ڈچ مشن ہیں۔ اور برادرم چوہدری عبد اللطیف صاحب اور برادرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر ان کے رفیقان کار ہیں۔ ہمارا ہالینڈ مشن یورپ کے دوسرے مشنوں سے کہیں بعد قائم ہوا ہے۔ لیکن یہ مشن ہر کام میں نہایت کامیابی کے ساتھ سبقت حاصل کر رہا ہے۔ برادرم حافظ صاحب اور ان کے رفیقان کار نہایت ہی کامیاب اجلاس منعقد کرتے رہتے ہیں۔ اور حاضری حیرت انگیز طور پر زیادہ ہوتی ہے۔ یہ اجلاس لوگوں میں اسلام کے متعلق دلچسپی پیدا کرنے کا موجب ہو رہے ہیں۔ مجھے بھی ایک میٹنگ میں "میں نے کیوں اسلام قبول کیا" کے موضوع پر تقریر کرنے کی دعوت دی گئی۔ مجھے یہ دیکھ کر کہ اس میٹنگ میں کثرت سے نوجوان احباب نے سوالات بھی دریافت کئے اور میٹنگ کے اختتام پر کئی ایک احباب دیر تک تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ حاضرین میں سے چار طلباء نے ہمارے مبلغین کو اپنے ہاں تبادلہ خیالات کی دعوت بھی دی۔ مجھے اپنے ڈچ احمدیوں سے محبت سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ برادرم عبد الرحمن صاحب کوپی ایک مخلص اور جوشیلے احمدی ہیں۔ انہوں نے زندگی وقف کر دی ہے۔ آپ مشن کے کاموں میں گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ اور ٹریکٹوں کی اشاعت اور اجلاسوں کی تیاری وغیرہ کے سلسلہ میں اپنی خدمات پیش کرتے رہتے ہیں۔ آپ اجلاس میں تقاریر بھی کرتے ہیں۔ محترم ناصر زہرمان نے حال ہی میں احمدیت کو قبول کیا ہے۔ انہیں قرآن کریم ڈچ میں ترجمہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ مشن کے کاموں میں خوشی سے حصہ لیتی ہیں۔ اور احمدیت کا لٹریچر ڈچ زبان میں ترجمہ کرنے میں خاص فرحت محسوس کرتی ہیں۔ برادرم خالد سولہ سال کی عمر کے ہیں۔ اور غالباً ان ممالک میں اسلام قبول کرنے والوں میں سب سے کم عمر کے ہیں۔ انہوں نے اپنی خوشی سے اسلام قبول کیا ہے۔ آپ آجکل تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور اپنی پڑھائی میں از حد مصروف ہیں۔ ڈچ لوگ زیادہ کھلی طبیعت کے واقع ہوئے ہیں اور گفتگو کرنے میں زیادہ آمادہ نظر آتے ہیں۔ یہ لوگ دوسرے یورپین ممالک کے لوگوں کی طرح ٹریکٹ قبول کرنے سے ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے اور بہت ہی کم لینے سے انکار کرتے ہیں۔ اور اکثر خود ہی ٹریکٹ لینے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ایک روز مجھے برادرم حافظ صاحب کے ساتھ ایمسٹرڈم جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں ہم نے کھلی جگہ نماز ادا کی۔ اور ایک سو کے قریب لوگ جمع ہو گئے۔ اور نہایت دلچسپی سے ہمیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے رہے۔ مجھے اپنے یورپین مشنوں کو کامیابی سے کام کرتے ہوئے دیکھ کر نہایت ہی خوشی ہوئی اور اپنے احمدیوں کے اخلاص کو دیکھ کر بھی فرحت حاصل ہوئی۔ خدا تعالیٰ ہمارے مشنوں کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔ اور ہمارے نومسلم بھائیوں اور بہنوں کے اخلاص اور ایمان میں برکت دے۔

خاکسار۔ بشیر احمد آرچرڈ

اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں کرو کہ اے اللہ! تو خود ان مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت فرما

(از محمد عبد الحق صاحب مجاہد گنج مغلپورہ)

جس طرح مشرقی پنجاب میں ہونے والے واقعات کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت بتا دیا تھا۔ اور مسلمانوں کو آگاہ کرتے ہوئے بعض تدابیر بھی بتا دی تھیں اسی طرح آپ نے خدائی علم کے ماتحت عرب میں پیش آمدہ حالات سے بھی آگاہ فرما دیا تھا۔ چنانچہ گذشتہ جنگ کے دوران میں جب لڑائی مصر کے قرب و جوار میں پھیل گئی۔ تو آپ نے جماعت احمدیہ کو خصوصاً اور دوسرے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اب جنگ ایسے خطرناک مرحلہ پر پہنچ گئی ہے کہ اسلام کے مقدس مقامات اس کی زد میں آ گئے ہیں۔ مصری لوگوں کے مذہب سے ہمیں کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ ظاہرا طور پر وہ ہمارے خدا اور ہمارے رسول اور ہماری کتاب کو ماننے والے ہیں۔ ان کی اکثریت اسلام کے خدا کے لئے غیرت رکھتی ہے۔ ان کی اکثریت اسلام کی کتاب کے لئے غیرت رکھتی ہے۔ اور ان کی اکثریت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے غیرت رکھتی ہے۔ اسلامی لٹریچر شائع کرنے اور محفوظ رکھنے میں یہ قوم صف اول میں رہی ہے آج ہم اپنے مدارس میں بخاری و مسلم وغیرہ احادیث کی جو کتابیں پڑھاتے ہیں وہ مصر کی چھپی ہوئی ہی ہیں۔ اسلام کی نادر کتابیں مصر ہی چھپتی ہیں اور مصری قوم اسلام کے لئے مفید کام کرتی چلی آئی ہے۔ اس قوم نے اپنی زبان بھلا کر عربی زبان کو اپنا لیا۔ اپنی نسل فراموش کر کے یہ عربوں کا حصہ بن گئی۔ اور آج دونوں قوموں میں کوئی فرق نہیں۔ مصر میں عربی زبان۔ عربی تمدن اور عربی طریق رائج ہیں۔ اور حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب رائج ہے۔ پس مصر کی تکلیف اور تباہی ہر مسلمان کے لئے دکھ اور تکلیف کا موجب ہونی چاہیئے۔ پھر مصر کے ساتھ وہ مقدس سرزمین شروع ہو جاتی ہے۔ جس کا ذرہ ذرہ ہمیں اپنی جانوں سے عزیز ہے۔ یہی وہ مقدس مقام ہے جہاں ہمارے آقا کا مبارک وجود لیٹا ہے۔ جس کی گلیوں میں محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک پڑا کرتے تھے۔ جس کے مقبروں میں آپ کے والہ و شیدا خدا تعالیٰ کے فضل کے نیچے میٹھی نیند سو رہے ہیں۔ اس دن کی انتظار میں کہ جب صور پھونکا جائے گا۔ وہ لبیک کہتے ہوئے اپنے رب کے حضور حاضر ہو جائیں گے۔ دو اڑھائی سو میل کے فاصلہ پر ہی وہ وادی ہے۔ جس میں وہ گھر ہے جسے ہم خدا کا گھر کہتے ہیں اور جس کی طرف دن میں کم از کم پانچ بار منہ کر کے ہم نماز پڑھتے ہیں۔ اور جس کی زیارت اور حج کے لئے جاتے ہیں۔ جو دین کے ستونوں میں سے ایک بڑا ستون ہے۔ یہ مقدس مقام صرف چند سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ ان کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں۔ کھلے دروازوں اسلام کا خزانہ پڑا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ دیواریں بھی نہیں جوں جوں دشمن ان مقامات کے قریب پہنچتا جاتا ہے ایک مسلمان کا دل لرز جاتا ہے کانپ اٹھتا ہے۔ کہ نہ معلوم کل کو کیا ہوگا۔ ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ خود ان کی حفاظت فرمائے گا۔ لیکن یہ ہمارا یقین اپنی ذمہ واریوں سے نہیں چھڑا سکتا۔ جس طرح مکہ کے متعلق خدا کا وعدہ تھا کہ وہ اس کی حفاظت کرے گا۔ جس طرح اسلام کی حفاظت کے لئے خدا کا وعدہ تھا اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا بھی وعدہ اس نے کیا ہوا تھا۔ مگر باوجود اس وعدہ کے ایسے ہی مقدس اور یقینی وعدہ کے جیسا کہ مکہ مکرمہ اور خانہ کعبہ کی حفاظت کے متعلق ہے پھر بھی صحابہ کرام اس وعدہ پر کفایت کر کے بے فکر نہ ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے یہ کبھی نہیں کہا تھا کہ خدا تعالیٰ خود آپ کو دشمنوں سے بچائے گا ہمیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ مدینہ میں آپ کے داخلہ سے لے کر وفات تک برابر وہ آپ کے گھر کا پہرہ دیتے رہے۔ مدینہ کے لوگوں یعنی انصار پر اللہ تعالیٰ بڑی بڑی برکتیں نازل کرے وہ بڑی سمجھ دار اور قربانی کرنے والی قوم تھی۔ بے شک مکہ اور مدینہ کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ حفاظت کے لئے آسمان سے فرشتے نہیں اتارا کرتا۔ بلکہ بعض بندوں کو ہی فرشتے بنا دیتا ہے۔ اور ان کے دلوں میں اخلاص پیدا کر دیتا ہے۔ کہ اس کے وعدوں کو پورا کرنے کے لئے ہتھیار بن جائیں۔ وہ گو انسان نظر آتے ہیں۔ مگر ان کی روحوں کو فرشتہ کر دیا جاتا ہے۔ پس گو ان مقامات کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ مسلمان ان کی حفاظت کے فرض سے آزاد ہو گئے ہیں۔ بلکہ ضروری ہے کہ ہر سچا مسلمان ان کی حفاظت کے لئے پوری کوشش کرے جو اس کے بس میں ہے یہ مقامات روز بروز جنگ کے قریب آ رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی مشیت اور اپنے گناہوں کی شامت کی وجہ سے ہم بالکل بے بس ہیں۔ اور کوئی ذریعہ ان کی حفاظت کا اختیار نہیں کر سکتے ادنیٰ ترین بات جو انسان کے اختیار میں ہوتی ہے یہ ہے کہ اس کے آگے پیچھے کھڑے ہو کر جان دیدے۔ مگر ہم تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔ اور اس خطرناک وقت میں صرف ایک ہی ذریعہ باقی ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں کہ وہ اس جنگ کو ان مقامات مقدسہ سے دور لے جائے۔ اور اپنے فضل سے ان کی حفاظت فرمائے۔ وہ خدا جس نے ابرہہ کی تباہی کے لئے آسمان سے وبا بھیجی تھی اب بھی طاقت رکھتا ہے کہ ہر ایسے دشمن کو جس کے ہاتھوں سے اس مقدس مقامات اور شعائر کو کوئی گزند پہنچ سکے کچل دے۔ پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ واریوں کو سمجھیں۔ اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کریں کہ وہ خود ہی ان مقامات کی حفاظت کے سامان پیدا کر دے۔

اور اس طرح دعائیں کریں جس طرح بچہ بھوک سے تڑپتا ہوا چلاتا ہے۔ جس طرح ماں سے جدا ہونے والا بچہ یا بچہ سے محروم ہونے والی ماں آہ و زاری کرتی ہے۔ اسی طرح اپنے رب کے حضور رو رو کر دعائیں کریں کہ اے اللہ تو خود ان مقدس مقامات کی حفاظت فرما۔ اور ان لوگوں کی اولادوں کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جانیں فدا کر گئے۔ اور ان کے ملک کو ان خطرناک جنگوں سے جو دوسرے مقامات پر پیش آ رہی ہیں بچا لے۔ اور اسلام کے نام لیواؤں کو خواہ وہ کیسی ہی گندی حالت میں ہیں اور خواہ ہم سے ان کے کتنے اختلاف ہیں ان کی حفاظت فرما۔ اور اندرونی و بیرونی خطرات سے محفوظ رکھ۔ جو کام آج ہم اپنے ہاتھوں سے نہیں کر سکتے وہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ کر دے اور ہمارے دل کا دکھ ہمارے ہاتھوں کی قربانیوں کا قائم مقام ہو جائے"

(الفضل ۳ جولائی ۱۹۴۲ء)

الغرض اسلام کے مقامات مقدسہ کے متعلق جو خطرہ اور ان کی حفاظت کی جو فکر ہمارے آقا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کو لاحق ہوئی۔ اور جس کے متعلق ہمارے آقا نے نہایت مؤثر اور مخلصانہ پیرایہ میں غیرت اسلامی اور اپنے درد دل کا اظہار فرمایا۔ اس کا دشمن نے بھی کھلے بندوں اعتراف کیا۔ چنانچہ اخبار زمزم مورخہ ۱۹ جولائی لکھتا ہے:۔

"موجودہ حالات میں خلیفہ صاحب نے مصر اور حجاز مقدس کے لئے اسلامی غیرت کا جو ثبوت دیا ہے وہ یقیناً قابل قدر ہے۔ اور انہوں نے اس غیرت کا اظہار کر کے مسلمانوں کے جذبات کی صحیح ترجمانی کی ہے" آج ہمارے ملک میں ہمارے اپنے مقامات

سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آباد کا خاندان خیریت سے ہے

ہمیں موجودہ حالات میں طبعاً ریاست حیدر آباد کے دوستوں کی خیریت کے متعلق فکر تھا اور میں نے متعدد جگہوں پر خطوط وغیرہ لکھ رکھے تھے تا کسی نہ کسی ذریعہ سے حیدر آباد کے دوستوں کی خیریت مل سکے۔ سو الحمد للہ کہ آج امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ہمشیرہ سیٹھ محمد اعظم صاحب کے ایک پوسٹ کارڈ سے معلوم ہوا ہے کہ وہ سب خدا کے فضل سے خیریت سے ہیں۔

یہ پوسٹ کارڈ حیدر آباد دکن سے ۱۴ ستمبر ۱۹۴۸ء کو چلا تھا اور مجھے آج ۲۹ ستمبر کو ملا ہے۔ اس سے قبل سنا ہے کہ ریڈیو پر سیٹھ عبد اللہ بھائی صاحب اور بشارت احمد صاحب کی خیریت کی خبر بھی آ چکی ہے۔ مگر اس کے متعلق ذاتی علم نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۹/۹/۴۸

دعائے مغفرت

چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار امیر جماعت احمدیہ چک 1-R/104 ضلع منٹگمری چند روزہ علالت کے بعد آج ۹/۸/۴۸ کو ۱/۲ ۲ بجے فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص اور احمدیت کے شیدا تھے میرے والد مرحوم چوہدری حسین بخش صاحب اعوان ضلع گورداسپور مورخہ ۹/۸/۴۸ کو کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والد صاحب محترم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے عاشق اور سلسلہ عالیہ سے حقیقی محبت رکھتے تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور درجات بلند کرے۔

خورشید چوہدری معرفت پوسٹ ماسٹر سرائے عالمگیر تحصیل ضلع گجرات

"برناڈوٹ پلان کو ہم منظور نہیں کریں گے"

عربوں کا مجاہدانہ عزم

پیرس ۲۸ ستمبر۔ اسٹار سے ایک انٹرویو میں فارس بے الخوری نے بیان کیا کہ عربوں کے حق میں اقوام متحدہ کی صورت حالات بہت افسوس ناک ہے

عرب وفود کو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسمبلی کے اس اجلاس میں امریکی برطانوی اور فرانسیسی نمائندے برناڈوٹ پلان کو منظور کرانے پر تلے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس خدشہ کا بھی اظہار کیا کہ چھوٹی چھوٹی بہت سی حکومتیں بھی اس کی حمایت کرنے پر راغب ہیں۔ اس کا ایک سبب تو بڑی طاقتوں کی رہنمائی ہے۔ اور دوسرا سبب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہیں اس کے علاوہ مسئلہ فلسطین کا کوئی دوسرا امکانی حل نظر نہیں آتا ہے

برطانیہ نے برناڈوٹ پلان کی جس سختی سے حمایت کی ہے۔ اس کا خاص طور پر چھوٹی قوموں پر اثر پڑا ہے کیونکہ ان کا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے۔ کہ اس موضوع پر برطانیہ کو دوسروں سے زیادہ معلومات ہیں

فارس بے نے کہا۔ کہ "مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ بڑی بڑی طاقتیں خود اپنے مسائل میں اس قدر الجھی ہوئی ہیں۔ کہ ہر معاملہ کا فیصلہ جلد سے جلد کر دینا چاہتی ہیں۔ اور انہیں اس سلسلہ میں اس کا بالکل خیال نہیں رہتا۔ کہ فیصلہ منصفانہ ہے یا غیر منصفانہ

انہوں نے بڑی بڑی حکومتوں کے مسئلہ کے سلسلہ میں مسٹر بیون کی تقریر کی اہمیت کا ذکر کیا۔ لیکن انہوں نے مزید کہا کہ "اس کی وجہ سے عربوں کے لئے فلسطین کے معاملہ میں کوئی تبدیلی وقوع پذیر نہیں ہو سکتی۔ اس کا تعلق ایک ایسے علاقہ سے ہے جس پر ہمارا حق ہے۔ اور ایسے باشندوں سے ہے۔ جو نسلی اعتبار سے ہمارے ہیں۔ ہم برناڈوٹ پلان کو منظور نہیں کریں گے۔ اور جس کمیٹی کے سامنے یہ پیش کیا جائیگا۔ وہاں ہم اس کی مخالفت کرینگے لوگ ہم سے پوچھتے ہیں۔ کہ آیا ہمارے پاس کوئی نئی تجویز ہے؟ لیکن ایک نئی تجویز پیش کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ فلسطین کے متعلق ہماری پالیسی ساری دنیا پر روشن ہے۔ ہم وہاں فیڈرل قسم کی یکسر متحدہ فلسطینی حکومت کے قیام کے خواہاں ہیں۔ اگر آپ ہم سے یہ پوچھیں گے کہ ہماری پلان کیا ہے تو میں آپ کے سامنے ان بیانات کا اعادہ کروں گا جو ہم پہلے دے چکے ہیں۔

"مجھے تو برناڈوٹ پلان تقسیم کی اصل پلان سے بھی بدتر نظر آتی ہے۔ اس کی رو سے وہ علاقے جہاں کلیتہً عرب آباد ہیں۔ عربوں کے قبضہ سے نکل جاتے ہیں۔ اور انہیں صرف ریگستانی علاقہ ملتا ہے "یہ کوئی پلان نہیں ہے۔ اور ہم اس میں ترمیمیں کرنے کے لئے مباحثہ نہیں کریں گے۔ اس لئے جہاں تک عربوں کا تعلق ہے مسٹر بیون کو اس پلان کو کلی طور پر منظور کرنے کی وکالت نہیں کرنی چاہیئے ہم کو خطرہ ہے کہ اس کی وجہ سے جافہ اور گلیلی کے ۲ یا ۳ لاکھ اور عرب پناہ گزینوں کا سوال اٹھ کھڑا ہوگا۔"

جرمنی میں روس کے دم خم

برلن ۲۸ ستمبر۔ روسیوں نے جرمنی میں ریل کی پٹریوں کو پھر سے بچھانا شروع کر دیا ہے۔ یہ پٹریاں انہوں نے بطور تاوان جنگ اٹھالی تھیں۔ روس کی افواج سے آمد و رفت و رسائل کے ذرائع قائم رکھنے کے لئے یہ اقدام کیا جارہا ہے۔ (اسٹار)

ثالث کی تجاویز پر شدید نکتہ چینی

پیرس ۲۸ ستمبر۔ اس بات کے امکانات ترقی پذیر ہیں۔ کہ اشتراکیوں اور یہودیوں کی اقوام متحدہ میں یہ کوشش ہوگی۔ کہ کاؤنٹ برناڈوٹ کی تجاویز میں اہم ترمیمیں کرائی جائیں۔ تاکہ ان تجاویز سے صیہونیوں کو جو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے اس کو دور کر دیا جائے۔

برطانیہ کے اشتراکی اخبار "ڈیلی ورکر" نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں اس بات کی طرف صاف طور پر اشارہ کیا ہے۔ کہ اشتراکی ثالث کی تجاویز پر شدید نکتہ چینی کریں گے۔

پیرس میں زبردست تصادم

پیرس ۲۸ ستمبر۔ فرانس میں ڈیگال کے حامیوں اور اشتمالیوں کے مابین روز بروز خطرناک صورت اختیار کرتے جارہے ہیں۔ ایک تازہ ترین تصادم میں ۴۰ افراد مجروح ہوئے۔ اس تصادم کا سبب ڈیگال کے حامیوں کے ایک جلسہ کو درہم برہم کرنے کی کوشش تھی۔ (اسٹار)

سمندر میں اٹیم کے تجربات

لندن ۲۸ ستمبر۔ اس سال کے آخر سے قبل برطانیہ کے بحری سائنس دان دو خاص قسم کے جہاز استعمال کرکے ان ریڈیائی لہروں کا تجربہ کریں گے جو اٹیم بم سے نکلتی ہیں

ان جہازوں میں خاص قسم کے سائنس دان اور ملاح ہوں گے۔ ان لوگوں کی حفاظت کا خاص انتظام کیا جائے گا۔

برطانیہ اور امریکہ کی تمام فوجیں برلن پہنچنے کیلئے تیار ہیں

پیرس ۲۸ ستمبر۔ پیرس میں مغربی برلن کو سامان کی فراہمی کے راستہ میں روس کی مداخلت کے خطرات کا اظہار کیا جارہا ہے۔ ایک مغربی حکومت کے ایک ممتاز نمائندہ نے کہا۔ کہ اگر ضرورت پڑی۔ تو برلن کی فضائی بہم رسانی کے تحفظ کے لئے لڑاکا ہوائی جہاز استعمال کئے جائیں گے۔ برطانیہ اور امریکہ کے فوجی گورنروں کو ہدایت کی جارہی ہے۔ کہ وہ اس بات کا یقین کرلیں۔ کہ برلن کی فضائی بہم رسانی پورے طور پر محفوظ رہے۔ اور اطلاع ہے کہ مغربی جرمنی اور برلن میں فوجوں کی حفاظت کے لئے امریکہ اور برطانیہ اپنی تمام فوجوں کو استعمال کرنے کے لئے تیار ہیں

ملیریا کا انسداد

لندن ۲۸ ستمبر۔ امید ہے کہ عالمگیر صحت کی جماعت کے ایجنڈے پر سب سے اہم کام یہ ہوگا کہ وہ ہندوستان پاکستان اور افریقہ جیسے ملیریا زدہ علاقوں کو اس مرض سے جلد سے جلد پاک کرنے کی کوشش کرے۔ (اسٹار)

ملایا میں افیون کی قیمت سونے سے زیادہ ہے

لندن ۲۸ ستمبر۔ غالباً افیون کا استعمال ملایا کے لئے بہت بڑا مسئلہ ثابت ہو رہا ہے۔ یہاں افیون کھانے کی بیماری انتہا تک پہنچ چکی ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ صرف سنگاپور کے دس لاکھ افراد میں سے ۷۰ ہزار لوگ افیون کھانے کے عادی ہو چکے ہیں۔ اس کی قیمت آج کل وہاں ۴۰ پونڈ فی پونڈ ہے۔

مختصرات

لاہور ۲۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مشہور احراری لیڈر شیخ حسام الدین کو قانون تحفظ عامہ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

— مدراس ۲۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مشیر دکن قاسم رضوی کے صاحبزادے کو ہندو ملٹری نے شہید کر دیا ہے۔

— پیرس ۲۹ ستمبر۔ یو۔ این۔ او سے تعلق رکھنے والے حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ مسٹر مولوٹوف اس ہفتے کے آخر میں پیرس پہنچ جائیں گے۔

برطانیہ میں جوٹ کی خطرناک کمی

لندن ۲۸ ستمبر۔ ڈنڈی کی ملوں میں خام جوٹ کا استعمال کم کرنا پڑے گا۔ کیونکہ اس کا ذخیرہ کم ہو گیا ہے اور پاکستان کی فصلوں کو سیلاب کی وجہ سے نقصان پہنچنے اور ہندوستانی ملوں کی حالت غیر یقینی ہے۔ ابھی تک ہند سے جوٹ کی کوئی پیشکش ڈنڈی میں موصول نہیں ہوئی ہے۔ اور خدشہ ہے کہ اس موسم کے بڑے حصہ میں کلکتہ سے جوٹ کا کوئی جہاز روانہ نہ ہو سکے گا۔ برطانیہ میں خام جوٹ کا ذخیرہ خطرناک حد تک کم ہو گیا ہے۔

کاؤنٹ برناڈوٹ کے قاتلوں کی تلاش نہیں ہو رہی

لندن ۲۸ ستمبر۔ اسرائیلی باشندوں میں اسٹرن گینگ سے ہمدردانہ احساسات کا سلسلہ جاری رہنے کی وجہ سے کاؤنٹ برناڈوٹ کے قاتلوں کی گرفتاری میں تاخیر ہو رہی ہے۔ تل ابیب کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ قاتلوں کی تلاش نہیں کی جارہی۔ عوام اسٹرن گینگ کے ممبروں کی حفاظت کر رہے ہیں۔ جنہیں اسرائیل کا نوجوان طبقہ اپنا ہیرو مانتا ہے (اسٹار)

ہندوستانی کانگرس کے صدارتی انتخاب کیلئے نامزدگیاں

نئی دہلی ۲۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس کی صدارت کے لئے ڈاکٹر راجندر پرشاد کا نام پیش کیا گیا ہے۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کو اب تک کانگرس کے صدارتی انتخاب کے لئے جو نامزدگیاں موصول ہوئی ہیں وہ مسٹر شنکر راؤ دیو۔ ڈاکٹر چٹابھی سیتا رمیہ اور ڈاکٹر پی سی گھوش کی ہیں (اسٹار)

دو ہزار چینی مسلمان حج کیلئے جا رہے ہیں

لندن ۲۹ ستمبر۔ جریدہ "برطانیہ عظمی اور مشرق" رقمطراز ہے کہ اس سال دو ہزار سے زیادہ باشندوں نے حج کرنے کی اجازت حاصل کرنے کے واسطے درخواست کی تھی۔ ان میں سے نصف درخواستیں صوبہ سنکیانگ کے باشندوں کی تھی۔

گذشتہ سال صرف ۴۰ چینی مسلمانوں نے حج ادا کیا تھا۔ چین کی اسلامی انجمن ۱۹۳۸ء میں قائم ہوئی تھی۔ ۳۹ مقامات پر اس کی شاخیں قائم ہیں۔ چین میں تقریباً ۵ کروڑ مسلمان باشندے ہیں جو زیادہ تر شمال مغرب میں آباد ہیں (اسٹار)

مغربی پنجاب کا متوازن میزانیہ پیش کرنیکی کوشش

آمدنی بڑھانیکے نئے ذرائع

لاہور ۲۹ ستمبر۔ اسٹار سے ایک انٹرویو میں مغربی پنجاب کے وزیر مالیات میاں نور اللہ نے کہا۔ کہ "یکم اکتوبر سے صوبہ بھر میں نافذ ہونیوالے فرقہ وارانہ امتناع شراب (صرف مسلمانوں کیلئے) کے قانون کی وجہ سے جو نقصان ہوگا مغربی پنجاب نہ صرف اس نقصان کو پورا کریگا بلکہ یہ بھی امید ہے کہ صوبہ کا آئندہ میزانیہ متوازن ہوگا۔" اُنہوں نے کہا کہ "ہم نے آمدنی کے نئے ذرائع معلوم کئے ہیں۔ حال ہی میں مرکزی اور مغربی پنجاب کی حکومتوں کے نمائندوں کے درمیان کراچی کی ایک کانفرنس میں روئی کی ہر ادنٹی ہوئی گانٹھ پر ٹیکس لگانے کا جو فیصلہ کیا گیا تھا اسکے ذریعہ سے ۸۰ لاکھ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوگی جبکہ امتناع شراب سے نقصان کا اندازہ ۵۰ لاکھ روپیہ ہے۔" سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے میاں نور اللہ نے کہا کہ صاف شدہ چاول پر ۸ روپے فی من کے حساب سے ٹیکس لگانے سے صوبہ کی آمدنی میں اور اضافہ ہوگا۔ گذشتہ سال مغربی پنجاب میں صاف شدہ چاول کی مقدار ۶۵ لاکھ من تھی۔ اور اس حساب سے مغربی پنجاب کی آمدنی میں ۵۲ لاکھ روپیہ کا مزید اضافہ ہوگا۔ (اسٹار)

ہندوستان جو کچھ کہہ رہا ہے حیدر آباد میں اس کا اُلٹ کر رہا ہے

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر

پیرس ۲۹ ستمبر۔ سر محمد ظفر اللہ خاں نے کل جنرل اسمبلی کے اجلاس میں حیدر آباد کے مستقبل کو مجمل طور پر اپنے پیش نظر رکھنے کا پُر زور مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ "جارحانہ پیشقدمی کو سرعت کے ساتھ مکمل کرنے سے کوئی جارحانہ فعل جائز نہیں ٹھہرتا۔" آپ نے اس جارحانہ حرکت کو ناقابل معافی اور انتہائی شرمناک رویہ سے تعبیر کیا۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ اگر اقوام متحدہ نے ہند کو اپنی جارحانہ حرکت کا فائدہ اُٹھانے کی اجازت دے دی اور اس سے کوئی باز پرس نہ کی گئی تو پھر اس ادارہ کی حیثیت ایک محفل مباحثہ سے زیادہ نہ رہے گی۔

سر محمد ظفر اللہ خاں نے بیان کیا کہ ہند کی فتح کے بعد سے حیدر آباد میں زبردست سنسر لگا ہوا ہے۔ اُنہوں نے مطالبہ کیا کہ "اگر کوئی چیز پوشیدہ رکھنے کی نہیں ہے تو پھر اسے پوشیدہ کیوں رکھا جا رہا ہے۔"

انہوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ مجلس کے سامنے مسز پنڈت نے اپنی تقریر میں جن اعلیٰ مقاصد کے حامل ہونے کا دعویٰ کیا تھا وہ محض الفاظ پر مبنی ہیں۔ اور حیدر آباد سے ہندوستان جو سلوک کر رہا ہے وہ نہایت ناروا اور اُس کے بالکل اُلٹ ہے (اسٹار)

قاہرہ ۲۹ ستمبر۔ حلمی پاشا نے آج فلسطین میں عرب حکومت کی تشکیل کا اعلان کر دیا (اسٹار)

آسمان کی سیر

لندن ۲۹ ستمبر۔ اس وقت تک فضائی خطہ میں حالات کا مطالعہ کرنے کیلئے جو ہوائی جہاز جاتے رہے ہیں۔ وہ صرف مشینری کی مدد سے اُوپر جاتے اور واقعات کی عکاسی کرتے تھے ان میں کوئی آدمی نہ ہوتا تھا۔ اتنی بلندی پر جہاں کہ ہر قسم کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ اور فضا اس قدر لطیف ہو جاتی تھی کوئی متنفس زندہ ہی نہ رہ سکتا تھا لیکن اب یہ ممکن ہو گیا ہے کہ مختلف آلوں کی مدد سے وہاں انسان پہنچ سکے۔ اس سے قبل جو جہاز بھی انسانوں کے پرواز کرتے رہے ہیں۔ ان میں علاوہ اور دقتوں کے اخراجات بھی بہت ہوتے تھے۔ چنانچہ برطانیہ اور امریکہ نے غیر معمولی اخراجات کو برداشت نہ کرتے ہوئے ایسے تجربات چھوڑ دئے تھے لیکن اب نئے تجربات کی وجہ سے یہ سلسلہ پھر سے شروع کر دیا جائیگا (اسٹار)

ہنگری میں جنگ کی زبردست تیاریاں

سرحد پر بے شمار روسی ٹینک تیار کھڑے ہیں

جنیوا ۲۹ ستمبر۔ رسالہ "ڈی جنیوا" میں ایک اطلاع شائع ہوئی ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ ہنگری میں کشمکش دن بدن زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔ خبر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ہنگری میں جنگی تیاریاں بڑے زور شور سے جاری ہیں۔ اور اس کے ہمسایہ ممالک میں بھی جنگی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ آسٹریا اور ہنگری کی سرحد پر کثیر تعداد میں روسی ٹینک جمع ہیں۔ کئی مہینوں سے سکودا اور ٹیٹرا کے کارخانے جنگی سامان تیار کر رہے ہیں۔ رومانیہ اور ہنگری کی سرحد پر بے شمار روسی طیارے جمع ہیں۔ حال ہی میں یہ خبر ملی تھی کہ اراد کے مقام پر ۲۵۰ طیارے جمع ہیں۔ (اسٹار)

مشرقی بنگال کی پسماندہ اقوام کا اظہار وفاداری

ڈھاکہ ۲۹ ستمبر۔ مشرقی بنگال کی پسماندہ اقوام کی کانفرنس پیر کی رات کو منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت پسماندہ اقوام کے رہنما مسٹر جوگندر ناتھ منڈل نے کی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے مشرقی بنگال کے وزیر اعظم نور الامین نے حاضرین کو یقین دلایا کہ پاکستان صرف ان کا نہیں بلکہ ان سب کا ہے جو اس کی وفاداری کا دم بھرتے ہیں۔ اور پسماندہ اقوام کے لئے پاکستان بہترین فضا ہے۔ جہاں ان کی مال جان اور عزت و آبرو بالکل محفوظ ہے مسٹر جوگندر ناتھ منڈل نے صدارتی تقریر میں کہا کہ پسماندہ اقوام کی سیاسی جد و جہد اونچی ذات کے لیڈروں کی خطرناک سازشوں کا رد عمل ہے جو پسماندہ اقوام کو قعر مذلت میں ڈال کر اپنی خود ستائی اور خود نمائی کے خواب دیکھ رہے تھے۔ اس کانفرنس میں متعدد قرار دادیں پاس ہوئیں۔ ایک قرارداد میں پاکستان کی کامل وفاداری کا اظہار کیا گیا۔ ایک دوسری قرارداد میں پاکستان نیشنل گارڈ اور پاکستان آرمی میں پوری پوری نمائندگی کا مطالبہ کیا گیا ایک قرارداد میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ مشرقی بنگال کی وزارت میں پسماندہ اقوام کا ایک نمائندہ بھی لیا جائے۔

سلامتی کونسل بے دست و پا ہے

برلن کا معاملہ سلجھانیکی اسمیں طاقت نہیں

پیرس ۲۹ ستمبر۔ فرانس کے ایک مصنف پرٹیناکس نے برلن کے مسئلہ کو سلامتی کونسل کے سامنے پیش کرنے کے اقدام پر شدید نکتہ چینی کی ہے ایسے مصنف کے متعلق اکثر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ دفتر خارجہ کی ترجمانی کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ برلن کے مسئلہ پر کوئی تصفیہ کرا سکے۔ اس قسم کی کوشش غالباً اقوام متحدہ کو تباہ کر دے گی۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ امریکہ روس کی نسبت زیادہ تیزی کے ساتھ دوبارہ اسلحہ بنا رہا ہے۔ (اسٹار)

جنیوا میں یورپی ممالک کی تجارتی کانفرنس

لندن ۲۹ ستمبر۔ یورپ کے تمام ممالک کے نمائندوں کی ایک میٹنگ جنیوا میں منعقد کی جا رہی ہے تاکہ یورپ کے مشرقی ممالک میں تجارت کو فروغ دیا جا سکے۔ روس کی تجویز پر اقوام متحدہ کی تعلیمی ثقافتی اور اقتصادی جماعت نے اس کمیٹی کا قیام دو ماہ پہلے کیا تھا۔ (اسٹار)

برلن کے عوام کی پریشانی اور مشکلات

اقوام متحدہ دُور نہیں کر سکتیں

برلن ۲۹ ستمبر۔ برلن کا شہری نظم و نسق چلانے والے جرمن کارکنان روس کی چیرہ دستیوں کی وجہ سے سخت مایوسی دکھائی دے رہے تھے جونہی انہیں یہ معلوم ہوا کہ برلن کا معاملہ اتحادی اقوام میں پیش کیا گیا ہے انہیں ایک گونہ تسلی ہوئی لیکن اس اقدام سے برلن کے ایک دوسرے طبقہ کو جسکی اقتصادی حالت بہتر نہیں ہے سخت تشویش لاحق ہو گئی ہے کیونکہ وہ محسوس کرتا ہے کہ اگر اتحادیوں نے روس مغربی برلن کے فضائی رستہ کو بند کر دے گا اور اس وجہ سے کوئلہ اور خوراک کی درآمد بند ہو جائیگی اور شدید سردی کی صورت میں سوائے ہلاکت کے کوئی چارہ نہ ہوگا۔ البتہ یہ امید کی جا رہی ہے کہ منتظمین بلدیہ شہر کے مختلف حصوں میں غربا کیلئے ایسے مکان تیار کر دینگے۔ جن میں مناسب گرمی مہیا کی جائے گی۔ (اسٹار)